سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

مقصدِ تخلیق عالم اور حضرت انسان کی ذمہ داریاں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ (الذاریات۔۵۶)

''اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔''

وقال النبی ﷺ فی بعض خطبہ فی ضمن حدیث طویل فان الدنیا خلقت لکم وانتم خلقتم للاخرۃ الحدیث اخرجہ البیھقی فی الشعب۔

''نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کارخانہ عالم کو تمہارے لئے پیدا کیا گیا اور تم کو آخرت (قیامت میں جواب دہی) کیلئے پیدا کیا گیا''

فرش وچھت: معزز حضرات! اللہ پاک نے اس پوری کائنات کو انسان کیلئے ایک گھر بنایا ہے جو خود اس گھر اور بلڈنگ کا اصل وارث و مالک ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے:

الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناء (البقرہ۔۲۲)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین کو فرش کی طرح بنایا اور آسمان کو چھت کی طرح'' (سورۃ الانبیاء)

دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے ''وجعلنا السماء سقفا محفوظاً (الانبیاء۳۲) یعنی ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا زمین کے بارے میں ذکر الٰہی ہے والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون (الذاریات۔۴۸) ''اور زمین کو ہم نے فرش اور بچھونا بنایا''

قمقمے اور روشنی. اب اس مکان میں روشنی کی ضرورت تھی جسکا بندوبست رب العالمین نے کرتے ہوئے فرمایا ''ولقد زینا السمأ الدنیا بمصابیح''۔ روشنی کیلئے لاتعداد ستاروں کے قمقمے لگائے دن کو روشنی کا پورا انتظام فرمایا ''وجعلنا الشمس ضیاء '' یعنی ہم نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا رات کو دن کی طرح تیز روشنی کی ضرورت نہ تھی بلکہ دھیمی روشنی سے بھی کام چل سکتا ہے اگر زیادہ تیز روشنی دن کی طرح ہوتی تو لوگ کماحقہ آرام نہ کر سکتے ان کے سکون ہے سونے اور آرام میں مخل نہ ہونے والی دھیمی روشنی کا بندوبست فرمایا اسکے لئے مالک الملک نے فرمایا ''والقمر نورا'' اور چاند کو نور بنایا جو سورج کی شعاعیں جذب کر کے روشنی حاصل کرتا ہے۔ علماء

نے لکھا ہے کہ چاند اپنی ذات کے اعتبار سے منور نہیں جس طرح سورج ہے بلکہ چاند سورج کی روشنی اپنے اندر جذب کر کے تمام اہل زمین کو روشنی دیتا ہے یہ اس عالم یعنی بلڈنگ کے لئے مالک الملک کی طرف سے روشنی کا بندوبست تھا۔

پانی و ہوا: پھر اس کائنات کیلئے صفائی ستھرائی کیلئے ہوائیں پیدا فرمائیں اور اس طرح وافر مقدار میں پانی پیدا فرمایا جس کے طرف اشارہ اس طرز سے فرمایا" وعندنا خزائنه و ما نزلهٗ الا بقدر معلوم"۔ترجمہ:اور ہمارے پاس پانی کے بے شمار خزانے ہیں لیکن ہم صرف اس مقدار میں پانی اتارتے ہیں جتنی مقدار ہمیں معلوم ہے یعنی ایک اندازے کے مطابق۔

مکین و مکان: محترم دوستو۔ جب یہ گھر (یعنی دنیا) تیارا ہوا اسمیں چار قسم کے مخلوق کو بسایا۔ (۱) فرشتے (۲) جنات (۳) انسان (۴) تمام جانور۔انسان کے ساتھ یہ تینوں مخلوقات اس گھر میں رہتے ہیں اور اس رہائش کے باقاعدہ حقدار ہیں ان میں سے ہر ایک کے اپنے اپنے حقوق ہیں جنکی رعایت ہم پر فرض ہے۔

ملائکہ کی قیام گاہ: فرشتے چونکہ پاک مخلوق ہیں جو رب العالمین نے نور سے پیدا فرمائے ہیں اور پاک جگہوں میں قیام پذیر ہیں مثلاً مساجد میں کثرت سے ملائکہ موجود رہتے ہیں مساجد انکے گھر ہیں اسلئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ من اکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذی مما یتاذی منه الانس (بخاری و مسلم)

"جو بندہ اس بدبودار پودا یعنی لہسن یا کچا پیاز کھائے تو وہ مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے نفرت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو نفرت ہوتی ہے۔"

انسان کی حفاظت کرنے والے فرشتے: اسکے علاوہ ہر انسان کے ساتھ تقریباً ساٹھ فرشتے باڈی گارڈ کے ہوتے ہیں جنکی مختلف ڈیوٹیاں ہیں مثلاً دائیں بائیں کندھوں والے فرشتے ہر بالغ عاقل انسان کی بھلائیاں اور برائیاں لکھتے رہتے ہیں یہ دونوں فرشتے موت تک ساتھ ہوتے ہیں اور انسان کی وفات کا سب سے پہلے علم ان دونوں فرشتوں کو ہوتا ہے کیونکہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ اب انسان کی عمر ختم ہونے والی ہے اسکا دانہ پانی ختم ہو چکا ہے۔بہر حال ان دونوں فرشتوں کے حوالے اعمال و افعال کی نگرانی کرنا ہے۔سورۃ ق میں ارشاد ہے۔

اذ یتلقی المتلقیان عن الیمین وعن الشمال قعید۔ مایلفظ من قول الالدیه رقیب عتید۔ (ق۔۱۷۔۱۸)

ترجمہ: جب دائیں اور بائیں جانب بیٹھے دو لینے والے فرشتے لیتے رہتے ہیں کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے پاس ہی ایک انتظار کرنے والا تیار ہوتا ہے۔

خلاصہ دونوں آیتوں کا یہ ہے کہ ہر انسان کے اعمال کی نگرانی دو فرشتے کرتے رہتے ہیں ایک دائیں جانب ایک بائیں جانب جہاں کوئی بات منہ سے نکالی اور اس کے لینے اور لکھنے کو ایک منتظر فرشتہ تیار بیٹھا ہے اور

اس تاک میں لگا ہوا ہے کہ یہ منہ سے کہے اور میں لکھوں ۔ پہلی آیت میں صرف لینے اور اخذ کرنے کا ذکر تھا اور دوسری آیات میں انکی تیاری اور انتظار ہے مطلب یہ ہے کہ وہ فرشتے اپنے کام سے غافل نہیں بلکہ ہر وقت ہوشیار اور چوکنے ہیں تا کہ کوئی لفظ رہ نہ جائے ۔

حفاظت آنکھ کے لئے چودہ فرشتے: مختلف حادثات سے بچانے کیلئے الگ ملائکہ ہیں صرف آنکھ پر سات فرشتے مقرر ہیں دونوں آنکھوں پر چودہ فرشتے نگرانی کرتے ہیں تا کہ آنکھ کی حفاظت کی جائے الا یہ کہ تقدیر میں جو لکھا ہوتا ہے کہ اسوقت یہ تمام متعینہ فرشتے انسان سے جدا ہو جاتے ہیں ورنہ دن رات بدن انسانی کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں سورۃ رعد میں ارشار باری ہے ۔له معقبات من بين يديه ومن خلفه يحفظونه من امر الله (الرعد۔۱۱)

''وہ بحکم خدا اسکی حفاظت کرتے ہیں ہر شخص کی (حفاظت) کیلئے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جنکی تبدیلی ہوتی رہتی ہے کچھ اسکے آگے کچھ اس کے پیچھے''

شیاطین سے حفاظت: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ک اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ فرشتے انسان کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی چھوڑ دیں تو جنات وشیاطین اسے پکڑ کر دریاؤں میں پھینک دیں گے ۔ یہ بھی اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے ورنہ ایک ایسا دشمن جو بہت طاقتور بھی ہے اور ایسی صورت وشکل میں بھی ہے کہ اسکا دیکھنا بھی ناممکن ہے کوئی اسے دیکھ نہیں سکتا۔اس سے بچاؤ نہایت مشکل تھا خالق دو عالم جل جلالہ نے خفیہ نگرانی کرنے والے طاقتور ترین مخلوق (یعنی فرشتے) انسان کی حفاظت ونگرانی پر مامور کر دیئے ۔جنہوں نے انسان کی پیدائش سے بھی پہلے سرکش اور باغی جنات کو قید کر کے مختلف جزیروں اور دریاؤں میں پھینک دیئے نوع انسانی کے ساتھ تعلق میں تو فرشتوں کا یہی حال ہے ۔

فرشتوں کی دیگر ذمہ داریاں:

اسکے علاوہ فرشتوں کی الگ الگ ڈیوٹیاں ہوتی ہیں بعض فرشتے عرش عظیم اٹھائے ہوتے ہیں ۔یہی ان کی عبادت ہے یہ آٹھ فرشتے ہیں بعض فرشتے بیت المعمور کے طواف کرنے میں معروف رہتے ہیں کتابوں میں لکھا ہے وہ گھر جو اسکے شان سے مناسب ہو چوتھے آسمان میں عین کعبہ کے سیدھ میں اللہ کا ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں اور فرشتوں کا کعبہ ہے ۔اگر بالفرض وہاں سے پتھر وغیرہ گر جائے تو سیدھا خانہ کعبہ پر لگے گا اس گھر کا روزانہ ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور پھر ایک بار طواف کرنے کے بعد بھی ان کو دوبارہ طواف کرنے کا موقع نہیں ملتا۔اس سے اندازہ کریں کہ فرشتوں کی تعداد کتنی زیادہ ہے ۔

محترم حاضرین! بعض فرشتوں کی تعیناتی جانداروں کو رزق دینے پر ہوتی ہے جن کا سربراہ میکائیلؑ ہے ان کے حکم پر بارشیں، ہوائیں اور رزق کی تقسیم ہوتی ہے اس کے ساتھ بے شمار معاونین ہوتے ہیں ان فرشتوں کی عبادت کا یہ حال ہے کہ جب سے پیدا کیئے گئے ہیں کوئی رکوع میں ہے یہ رکوع میں رہنے کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جو سجدے، قیام اور قومہ میں ہیں ان کی یہی حالت قیامت تک ہوگی۔

اطاعت الٰہی اور ملائکہ: انکی اطاعت کے بارہ میں قرآن کریم میں مختلف مواقع پر تذکرہ ملتا ہے ارشاد ہے۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (سورۃ انبیاء۔۱۹۔۲۰)

''اور اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں سب اسی کی ہیں اور ان میں سے جو اللہ کے بہت مقبول اور مقرب ہیں وہ اسکی عبادت سے عار نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں بلکہ شب و روز اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔''

سورۃ الصافات میں بھی ان کی شان بیان کی گئی۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ○ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ○ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ○ (الصفات۔۱۶۴۔۱۶۵)

''اور ہم میں سے ہر ایک کا معین درجہ ہے اور خدا کی حضور میں حکم سننے کے وقت یا عبادت کے وقت ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں ایک جگہ یہ بھی ارشاد باری ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم۔۶)

یہ فرشتے ذرہ برابر اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو انکو حکم دیتا ہے جو کچھ حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں

فرشتوں کو اذیت: خلاصہ یہ کہ فرشتوں کے حقوق اور یہیں سے ان کا مقصد تخلیق بھی واضح ہوا حقوق کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ جس چیز سے فطرت سلیم رکھنے والے انسان کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی ہوتی ہے جیسے آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

''وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلاً من نتن ماجاء بہ''

''جب کوئی جھوٹ بولے تو فرشتے اسکے منہ کی بدبو سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں''

جھوٹ بولنا چونکہ گناہ ہے اس لئے اس کی خفیہ اور پوشیدہ نحوست فرشتے محسوس کرتے ہوئے انسان سے دور چلے جاتے ہیں اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ہم جھوٹ بول کر فرشتوں کو بلا وجہ تکلیف اور اذیت دیتے ہیں اور ان کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

جنات کی مقصدِ تخلیق: محترم سامعین! دوسری بڑی مخلوق جنات ہیں جو اس کائنات میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں اسکی مقصد تخلیق بھی مالک الملک نے خود بیان فرمائی "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"۔

''جن وانس پیدا نہیں کیے مگر صرف اپنی عبادت کیلئے''

بعض نیک خو جنات انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں رہتے ہیں اور انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاتے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں یہاں تک کے باقاعدہ علم بھی حاصل کرتے ہیں جن کے بعض واقعات کئی دفعہ آپ کو سنا چکا ہوں۔ اسلام جنات کے حقوق کے خیال رکھنے پر اتنا زور دیتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا پیشاب و پاخانہ یعنی استنجاء کرنے میں گوبر، لید، اور ہڈی استعمال نہ کیا کرو یہ تمہارے بھائیوں جنات کی خوراک ہے یہ کیسے ان کی خوراک ہے یہ علمی مسئلہ ہے طلباء یہاں تشریف فرما ہیں ان سے تفصیل حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلام اور حقوق خلق: اسلام ایک ایسا پاکیزہ اور معتبر مذہب ہے جس نے انسانوں، جنات حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق کا خیال رکھا ہے۔

اسلام اور جانوروں کے حقوق: احادیث میں آنحضرت ﷺ نے جانوروں پر شفقت کرنے کی بار بار امت کو تلقین فرمائی ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ عن ابو هريرة عن النبي ﷺ قال لاتتخذوا ظهور دوابكم منابر۔

''اپنے چوپالوں کو منبر بنا کر ان پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر باتیں نہ کرو آخر وہ بھی ذی روح حیوان ہیں تھکتے ہیں''

اسی طرح سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ممکن ہے کہ یہ سوارخ کسی جاندار کا بسیرا ہو اور اسے تکلیف نہ پہنچے۔ ایک اور روایت ہے۔

وعن شداد عن اوس عن رسول الله ﷺ انه قال ان الله تبارك و تعالیٰ كتب الاحسان على كل شئى فاذا قتلتم فاحسنوا القتلةً واذا ذبحتم فاحسنو الذبح وليحد احد كم شفر ته وليرح ذبيحتهٗ (مسلم)

حضرت شداد بن اوس حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھدیا (یعنی ہر چیز خواہ وہ جانور کیوں نہ ہو کے ساتھ بہتر سلوک کا فرمایا ہے) پس جب حیوان ذبح کرو تو ذبح بھی اچھی طریقے سے کرو اور قتل کرو تو بھی بہتر طریقہ سے) ذبح حیوان کے وقت تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور (ذبح کے بعد) اپنے ذبیحہ کو سکون پہنچاؤ۔

جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو: آنحضور ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا۔ اتقو الله فى هذه البهائم المعجمه فاركبوها صالحة واتركوها صالحة (ابو داود) ''ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر اچھی طرح سواری کرو اور اچھی طریقہ پر چھوڑ دیا کرو''

ان چند احادیث سے معلوم ہوا انسان کی شفقت و محبت صرف انسان سے نہیں بلکہ حیوانات جو غیر معجم ہیں وہ اس سے

زیادہ ہمارے شفقت اور ترحم کے لائق ہیں۔

جانوروں کے فوائد اور استعمال:

اب یہ حیوانات انسانوں کے فائدہ کے لئے اللہ کے حکم پر کیا کیا مشقتیں اور ادائیں ندبہ استعمال کر رہے ہیں ان کی ایک جھلک سنئے گویا حقوق کا تعلق صرف ایک جانب سے نہیں ہوتا بلکہ یہ سلسلہ جانبین سے ہے۔ اللہ جل جلالہ نے جانوروں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ○ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ○ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (سورۃ نحل آیت 9-8)

''اور اس نے چوپایوں کو پیدا کیا ان چوپایوں میں تمہارے لئے گرمی حاصل کرنے کا سامان ہے اور دیگر بھی بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے بعض کو کھاتے بھی ہو اور علاوہ ان منافع کے ان میں تمہاری رونق و آبرو بھی ہے جب شام اور صبح تم ان کو چراہ گاہ سے لاتے اور لیجاتے ہو اور وہ چوپایے تمہارے بوجھ بھی ان شھروں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جن شہروں تک تم خود بھی اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے واقعی تمہارا رب بڑی شفقت والا نہایت مہربان ہے اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کئے تا کہ ہم ان پر سوار ہو کر اور تمہارے لئے زینت کا موجب بھی ہو اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جنکو تم نہیں جانتے۔ جانور انسانوں کا جو حق ادا کر رہے ہیں''

اسکے بارہ میں ایک اور فرمان الٰہی ہے:

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ○

''اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے جانور پیدا کئے تا کہ تم ان میں سے بعض سے سواری لو اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ ان کو کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت فوائد ہیں اور یہ جانور اسلئے بھی پیدا کئے کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی اس ضرورت کو پہنچ جاؤ۔ جو تمہارے دلوں میں ہے اور تم ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر چڑھتے چڑھتے پھرتے ہو۔''

الغرض متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی پیدائش کا مقصد واضح بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کی پیدائش بھی اللہ کے پیدا کئے ہوئے اس عالم یعنی بلڈنگ اہم کردار ادا کرنے کیلئے ہے

اصل مہمان:

معزز حاضرین! چوتھی اور آخری مخلوق جسکے لئے رب العزت نے جیسے کہ خطبہٴ کے ابتداء حدیث میں ذکر ہے کہ اصلی مہمان گویا حضرت انسان تھا۔ بلکہ یوں کہیئے کہ تمام کائنات اسکی خادم اور یہ سب کا مخدوم تھا۔

انسان کی پیدائش کا مقصد:

اور اس کا مقصد پیدائش اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اسکی اطاعت فرمانبرداری خوشنودی اور رضا حاصل کرنا انسان کا مقصد تخلیق ہے۔ وعظ کے ابتداء میں آپ نے آیت مبارکہ سن لی کہ اشرف المخلوقات کی آمد کا غرض غایہ اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسکی رضا حاصل کرنا مقصود و مطلوب ہے۔ اس مقصد کو بیان کرنے کیلئے اللہ نے اس دنیا میں قریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے۔ تمام انبیاء کرام کی دعوت کا خلاصہ ایک نقطہ پر جمع کرنے کی تلقین تھی کہ رب کی پہچان اور اطاعت حق کیجائے۔

رب کو پہچاننے کا ذریعہ:

صوفیائے کرام کا فرمانا ہے کہ سب سے پہلے بندے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پہچانے کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کس نے پیدا کیا؟ میرا پالنے والا کون ہے؟ اسی کا اظہار حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآنی الفاظ میں اس طرح کیا" وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ (الشعراء ۷۹-۸۰) یعنی اللہ وحدہ لاشریک ہی وہ ذات ہے جو مجھے کھلاتا، پلاتا اور شفا دیتا ہے اپنے خالق و مالک کو سب سے زیادہ انبیاء کرام نے پہچانا۔ اسکے باوجود روز قیامت فرمائیں گے (ربنا) "ما عرفناك حق معرفتك" اے اللہ جس طرح معرفت چاہیے تھی اسی طرح ہم نے حق معرفت ادا نہیں کی۔ کروڑوں سے بھی زیادہ فرشتے صبح و شام یعنی تمام عمر عبادت میں مصروف ہونے کے باوجود اظہار عجز کر رہے ہیں۔ کہ ربنا ما عبدناك حق عبادتك یعنی اے اللہ جسطرح عبادت کا حق ہے اسے وہ ہم ادا نہ کر سکے۔

پیغمبر اسلام کی عبادت:

ہمارے سب کے مقتدیٰ اور رہبر محمد مصطفی ﷺ ساری ساری رات عبادت کرتے کہ پاؤں میں ورم آجاتا جبکہ ان کو زندگی میں جنت کی خوشخبری مل چکی تھی۔ حضرت عائشہؓ کے اس سوال پر کہ آپ کو تو جنت کا پروانہ دنیا میں مل چکا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مشقت میں کیوں ڈالتے ہیں۔ قربان جایئے رحمت دو عالم ﷺ سے کہ جواب فرمایا (افلااکون عبداًشکورا) کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اقوال و اعمال سے انسان کی پیدائش کا غرض اور کائنات کے رہنے والے چاروں قسم کے مخلوق کے حقوق جس انداز سے بیان کر دیتے ہیں یہ اس امت محمدی ﷺ کا طرۂ امتیاز ہے۔

رب العزت ہم سب کو اپنے اپنے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین